ازالۃ الخفاء

عن خلافۃ الخلفاء

مترجم

تالیف حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

مقام خلافت، خلفاء راشدینؓ کے فضائل و مناقب، تفضیل حضرات شیخینؓ، صحابہ کرامؓ کے مراتب، خلفاء راشدینؓ کے کارنامے، نیز امور خلافت سے متعلق تمام اہم اور معرکۃ الآرا مسائل پر مدلل بحث

قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

ازالۃ الخفاء

عن خلافۃ الخلفاء

مترجم

تالیف حضرت شاہ ولی اللہ محدث دھلوی

مترجم

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد عبدالشکور صاحب فاروقی مجددی

جلد اول

غیر محتاط و غفلت شعار ناشروں کی دستبرد و تحریف سے محفوظ

یہ صحیح ترجمہ

قدیمی کتب خانہ

نے

جناب مولانا محمد عبد السلام صاحب فاروقی ابن حضرت مولانا محمد عبد الشکور صاحب فاروقی سے دائمی حقوقِ طباعت و اشاعت حاصل کر کے شائع کیا۔

هٰذِهٖ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ وأخرج ابنُ عساكر عن انسٍ ان النبيّ صلى الله عليه وسلم اَخَذَ حَصَيَاتٍ في يده فَسَبَّحْنَ حتى سَمِعْنَا التسبيح ثم صَيَّرَهن في يد ابي بكرٍ فسبّحن حتى سمعنا التسبيح ثُمَّ صيّرهن في يد عمر فسبّحن حتى سمعنا التسبيح ثم صيّرهن في يد عثمان فسبحن حتى سمعنا التسبيح ثم صيّرهن في ايدينا رَجُلًا رَجُلًا فما سَبَّحَتْ حَصَاةٌ مِنْهُنَّ

چوں دل مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ازیں افاضاتِ غیبیہ پُر شد لُمعۂ ازاں در مخاطبۂ ناس ظاہر گردید تعیین زمان و مکان فرمودند و خبر دادند کہ ایشاناں قائم بامرِ ملت خواہند بود و فی حدیث سفینۃ الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃً و فی حدیث ابن مسعود تدور رحی الاسلام لخمس و ثلثین

نے فرمایا یہ (علامت) خلافت نبوت (کی) ہے (کہ جو معاملہ عالمِ غیب سے نبی کے ساتھ ہوا یعنی کنکریاں اُن کے ہاتھ میں گویا کی گئیں وہی معاملہ ان لوگوں کے ساتھ بھی ہوا) اور ابن عساکر نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کنکریاں اپنے ہاتھ میں اُٹھالیں تو اُن کنکریوں نے آپؐ کے ہاتھ میں تسبیح پڑھی یہاں تک کہ ہم نے تسبیح (کی آواز) سُنی پھر آپؐ نے اُن کو ابوبکرؓ کے ہاتھ میں رکھدیا تو (اُن کے ہاتھ میں بھی) کنکریوں نے تسبیح پڑھی یہاں تک کہ ہم نے تسبیح کی آواز سُنی پھر آپؐ نے وہ کنکریاں عمرؓ کے ہاتھ میں رکھدیں تو (اُن کے ہاتھ میں بھی) کنکریوں نے تسبیح پڑھی یہاں تک کہ ہم نے تسبیح (کی آواز) سُنی پھر آپؐ نے وہ کنکریاں عثمانؓ کے ہاتھ میں رکھدیں تو (اُن کے ہاتھ میں بھی) کنکریوں نے تسبیح پڑھی یہاں تک کہ ہم نے تسبیح (کی آواز) سُنی پھر ہم (جتنے بیٹھے ہوئے تھے) سب کے ہاتھ میں فرداً فرداً وہ کنکریاں رکھیں مگر (ہم لوگوں کے ہاتھ میں) اُن میں سے ایک کنکری نے بھی تسبیح نہ پڑھی۔

جب ان افاضاتِ غیبیہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل مبارک پُر ہوگیا تو اُن کا کچھ حصّہ (آپؐ کی زبان مبارک سے) لوگوں کے سامنے ظاہر ہوا اور آپؐ نے (تین طرح اِس کو ظاہر فرمایا) اس (خلافت) کی مدّت اور مقام کو معیّن فرمادیا اور خبر دیدی کہ یہی لوگ امت کا کام انجام دیں گے (جیساکہ تعیین مدّت کے متعلّق) سفینہؓ کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) میرے بعد خلافت تیس برس رہے گی اور ابن مسعودؓ کی حدیث میں ہے (کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اسلام کی چکّی پینتیس ۳۵ سال چلتی رہیگی (یعنے نظام اسلام کمال پر رہے گا۔ اس زمانہ کا آغاز ہجرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا تو دس برس آپؐ کے عہد مبارک کے اس سے

سنۃ. وتناقض درمیانِ ایں دو حدیث
نیست زیراکہ چوں حضرت مرتضٰی را
باخلفاء عد کنند نظر بقوتِ سوابق اسلامیہ
او و افضلِ ناس بودن او در زمانِ خلافت
خود مدتِ خلافت ثلثین شود و اگر عد نہ
کنند نظر بآنکہ خلافتِ ایشاں انتظام نیافت
بموتِ حضرتِ عثمان خلافتِ خاصہ منقطع گشت
واکثر احادیث بہمیں مضمون وارد شدہ
وفی حدیث ابی ھریرۃ وغیرہ
الخلافۃ بالمدینۃ والملک بالشام
وایراد لفظ خلافت دریں احادیث و در
احادیثے کہ من بعد خواہد آمد دلالت می
نماید براں کہ مراد تفسیر لفظِ استخلاف
است کہ در آیۂ کریمہ آمدہ چنانکہ لفظ
خذوا عنی خذوا عنی قد
جعل اللہ لھن سبیلا دلالت
مے کند کہ انجاز وعد حتی یجعل
اللہ لھن سبیلا بودہ است
واخرج الحاکم عن انس
بن مالک قال بعثنی
بنوا المصطلق الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نکالنے کے بعد مدتِ خلافت پچیس سال رہ جاتی ہے) ان دونوں حدیثوں
میں (بظاہر تناقض معلوم ہوتا ہے کہ حدیث سفینہ سے مدتِ خلافت
تیس سال ظاہر ہوتی ہے اور حدیث ابن مسعودؓ سے پچیس سال معلوم
ہوتی ہے مگر) درحقیقت کوئی تناقض نہیں ہے کیونکہ اگر حضرت
مرتضٰی کو [ان کی اسلامی خدمات کی قوت پر نظر کرکے اور ان کے زمانہ
خلافت میں ان کے افضل الناس ہونے پر نظر کرکے] خلفاء میں شمار
کریں تو خلافت کی مدت (موافق حدیث سفینہ کے) تیس سال ہوتی
ہے اور اگر اس بات پر نظر کرکے کہ حضرت علیؓ کی خلافت نے نظام (کامل)
نہ پایا ان کو خلفاء میں شمار نہ کریں تو حضرت عثمانؓ کی موت سے خلافتِ
خاصہ منقطع ہوگئی (اور موافق حدیث ابن مسعودؓ کے خلافت کی مدت
پچیس سال ہوتی ہے) اور اکثر حدیثیں اسی مضمون کی وارد ہوئی ہیں
اور (تعیین مقامِ خلافت) ابوہریرہؓ وغیرہ کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) خلافت مدینہ میں ہوگی اور سلطنت شام
میں۔ اور ان حدیثوں میں اور جو حدیثیں اس کے بعد آئیں گی ان میں خلافت
کا لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مقصود (اس سے) لفظ استخلاف
کی تفسیر ہے جو آیۂ کریمہ میں آئی ہے جیساکہ حدیث خذوا عنی خذوا
عنی قد جعل اللہ لھن سبیلا اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ
(آیۂ کریمہ) حتی یجعل اللہ لھن سبیلا میں جو وعدہ ہے اس کے
پورا ہونے کو آپ بیان فرمارہے ہیں اور امت کا کام سرانجام دینے
کی خبر ان حدیثوں میں ہے حاکم نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت
کی ہے وہ فرماتے تھے مجھے (قبیلہ) بنی مصطلق (کے لوگوں) نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں (یہ دریافت کرنے کے لئے

لہ ترجمہ۔ یاد کرلو مجھ سے یاد کرلو مجھ سے بیشک اللہ نے عورتوں کے لئے ایک سبیل نکال دی ہے، مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ سبیل نکال
دینے کا فرمایا تھا وہ پورا ہوا۔ اسی طرح خلافت کا ذکر جس حدیث میں ہے کہ مدینہ میں ہوگی یا اور اسی طرح کے مضامین اس کا مطلب یہ ہے کہ آیت استخلاف
میں جس خلافت کا وعدہ ہے وہ مدینہ میں ہوگی یا اور جوابات بیان کی گئی ہو۔